خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار | 16- دسمبر 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 287 | سوموار 4 شعبان ـ 1417ھ 16 فتح 1375 ہش 16 دسمبر 1996ء

جس خیال اور عادت کو ردی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو

ہریک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو اور جیسا کہ پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جنھوں نے اس زندگی میں اچھی تخم ریزی کی ہو گی۔ ان کے واسطے ایک پاک سلسلہ شروع ہو گا اور جنھوں نے بری تخم ریزی کی ہو گی۔ ان کے لئے مشکلات اور عذاب کا سلسلہ ہو گا۔ اس نئی زندگی کا ایک قسم کا تعلق اس زندگی سے بھی رہتا ہے اور بالکل ٹوٹ نہیں جاتا۔ مثال کے طور پر عالم خواب موجود ہے۔ بیداری میں ایک زندگی ہوتی ہے مگر سوتے ہی ایک عظیم الشان انقلاب آ جاتا ہے بعض تفاصیل معلوم تو ہیں مگر ان کا بیان اس وقت نہیں ہو سکتا کیونکہ اس امر کے واسطے ایک لمبا وقت چاہئے۔ منٹوں میں یہ امر طے نہیں ہو سکتا۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 625)

کلام الٰہی ایک ایسی غذا کی مانند ہے جو ہر طبقے ہر مزاج کے لوگوں کے مناسب حال ہے اور یہی اس کے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا ثبوت ہے۔ ہم چاہتے ہیں ہماری جماعت کے لوگ بھی بولنا سیکھیں۔

ان کا طرز تقریر بھی ایسا ہی ہو کہ جیسا وہ اعلیٰ درجہ کے لوگوں کے لئے بھی مفید اور ادنیٰ کے لئے بھی فائدہ رساں ہے۔ اصل میں کلام کی عمدگی یہی ہے کہ وہ ہر قسم کے لوگوں کے مطابق حال ہو۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 627)

احباب توجہ فرمائیں

○ کیا آپ کو تعلیمی جائزہ فارم مل گیا ہے اگر نہیں تو فوری رابطہ امیر صاحب ضلع / مربی صاحب ضلع سے کر کے حاصل کر لیں اور 20 دسمبر تک مکمل کر کے ہمیں بھجوائیں۔ شکریہ
ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد و وقف عارضی

نکاح و تقریب شادی

○ عزیزہ محترمہ امتہ الجمیل صاحبہ بنت مکرم محمد سلیم ہرل صاحب سکنہ دار العلوم غربی ربوہ کا نکاح بہمراہ مکرم عبد الوحید صاحب آف جرمنی ابن مکرم میاں محمد عبد اللہ صاحب دار العلوم جنوبی ربوہ بعوض دو لاکھ روپے حق مہر پر مورخہ 96-11-29 کو ربوہ میں عصر کے بعد محترم ناظر اصلاح وارشاد مکرم سلطان محمود انور صاحب نے پڑھا مکرم عبد الوحید صاحب حضرت میاں خدا بخش صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پوتے اور عبد الواسع عابد صاحب مربی ضلع گجرات کے چھوٹے بھائی ہیں اور امتہ الجمیل صاحبہ میاں نظام دین ہرل صاحب ننکانہ والے کی پوتی ہے۔ دوسرے روز تقریب رخصتی سلیمی ہاؤس دار العلوم غربی میں منعقد ہوئی اس موقعہ پر محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل نے چند نصائح کے بعد رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کروائی۔ اور اگلے روز تقریب ولیمہ دار العلوم جنوبی میں مکرم میاں محمد عبد اللہ صاحب کے گھر پر منعقد ہوئی اس موقع پر مکرم چوہدری محمد شفیع سلیم صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد ضلع گجرات نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم خواجہ مامون احمد صاحب ابن خواجہ محمد امین صاحب سابق امیر ضلع سیالکوٹ حال اوسلو ناروے کو مورخہ 96-12-4 کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے سلمان احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود خواجہ عبد الحی دار البرکات ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے عزیز نومولود کے نیک، خادم دین اور صحت و سلامتی والی طویل عمر پانے کے لئے درخواست دعا ہے۔

اللہ تعالیٰ مشرک کو ہرگز معاف نہیں کرے گا

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اللہ اس بات کو ہرگز معاف نہیں کرے گا کہ کسی کو اس کا شریک قرار دیا جائے اور جو گناہ اس سے ادنیٰ ہو اسے جس کے حق میں چاہے گا، معاف کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت (-) ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔ ایک دن میں سوچ میں پڑ گیا کہ مشرک کو کلیتاً "معاف نہ کرنا بھی خدا تعالیٰ کی اس رحمت کے خلاف نظر آتا ہے میرے جیسے عاجز انسان کو۔ تو مجھے یہ سمجھ آئی کہ جو شرک کے علاوہ دوسرے گناہ ہیں خدا تعالیٰ کلیتاً" اگر چاہے، اس کا فضل اور رحمت نازل ہو تو معاف کر دیتا ہے لیکن شرک کو کلیتاً" معاف نہیں کرتا عذاب میں تخفیف کر دیتا ہے۔ اس کی سزا کے متعلق یہ کہیں اعلان نہیں کیا کلام الٰہی میں کہ میں مشرک کی جو سزا ہے اس میں تخفیف نہیں کروں گا۔ یہ کہا ہے کہ شرک کا کوئی گناہ معاف نہیں ہو گا۔ سزا ضرور ملے گی۔

اور جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیا ہو تو سمجھو کہ اس نے بہت بڑی بدی کی بات بنائی اور افتراء کیا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) کیا تم دیکھتے نہیں کہ ایسے (صاحب ایمان) جو ساتھ شرک میں بھی مبتلا ہیں وہ تزکیہ نفس کے بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں اس دنیا میں اور یہ نہیں سمجھتے کہ (-) اصل تزکیہ نفس اللہ سے ملتا ہے اور وہی حقیقتاً" تزکیہ نفس ہے جو خدا کی نگاہ میں تزکیہ نفس ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کو میں مزکی، مطہر نہیں ٹھہراؤں گا بلکہ ان کو عذاب دوں گا جیسے پہلے بھی ذکر ہے لیکن (-) عذاب ان کو ان کے گناہوں کی وجہ سے، خدا تعالیٰ کو ناراض کر دینے کی وجہ سے ملے گا۔ ان پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ (-) ابھی میں ایک اگلی آیت لے رہا ہوں جس میں وضاحت سے یہ بات کہی گئی ہے کہ ایمان کے

باقی صفحہ 7 پر

جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

16- فتح 1375 ھش — 16 - دسمبر 1996ء

نیک بنیں اور راست بازی کا نمونہ ٹھہریں

نیک بننے اور نیک نمونہ بننے میں کچھ تھوڑا سا فرق ہے۔ جو شائد عام طور پر سمجھا نہ جاسکے۔ نیک بننا ایک انفرادی فعل ہے جو صرف اپنی ذات تک محدود رہ سکتا ہے لیکن نیک نمونہ بننے سے مراد یہ ہے کہ لوگ آپ کو دیکھیں آپ کی نیکی کو پہچانیں اور خود بھی ویسے ہی بننے کی کوشش کریں۔ تو کہا جاسکتا ہے کہ نیک نمونہ بننا ایک اجتماعی فعل ہے۔ یا اس میں اجتماعیت اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں نہ صرف نیک بننا ہے بلکہ نیک نمونہ بننا ہے۔ یعنی اپنی نیکی کو کہیں چھپا کے نہیں رکھنا۔ صرف اپنے تک اسے محدود نہیں کر دینا بلکہ اس کو پھیلانا ہے اور پھیلانے کا یہ ذریعہ ہے کہ ہماری نیکی لوگوں کے سامنے آئے اور انہیں متاثر کرے تاکہ وہ بھی نیکی اختیار کریں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہم سے یہی چاہتے ہیں کہ ہم تمام دنیا کے لئے نیکی کا نمونہ بنیں۔ لوگ ہمیں دیکھیں اور ہم میں نیکی پائیں۔ ہماری نیکی انہیں متاثر کرے اور وہ بھی نیک بننے کی کوشش کریں۔ لوگوں کو نیک بنانے کا یہ نہایت موثر طریقہ ہے۔ اور اسی طریقہ سے نیکی کو دور دور تک پھیلایا جاسکتا ہے۔ جو لوگ ہماری نیکی دیکھ کر خود نیک بنیں گے اور لوگ ان کی نیکی کو دیکھ کر نیک بننے کی کوشش کریں گے اور یہ سلسلہ دور تک چلتا چلا جائے گا۔

جو لوگ اجتماعی طور پر نیکی اختیار کرتے ہیں وہ کبھی یہ نہیں برداشت کرتے کہ ان میں کوئی ایسا شخص بھی موجود ہو جو نیکی سے عاری ہو۔ جو بدی اور شرارت پر آمادہ ہو۔ جو فتنہ انگیزی کرنا چاہتا ہو۔ ایسے شخص کو وہ اپنے آپ سے فوری طور پر الگ کر دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ دراصل ان کے نام پر ایک دھبہ ہوتا ہے اور ان کے کردار کو تاریک بننے کا باعث بن جاتا ہے۔ وہ کبھی برداشت ہی نہیں کرتے کہ ان کی نیکی کے ساتھ ایسا سلوک کرنے والا کوئی شخص ان کے درمیان موجود ہو۔ وہ اس سے کنارہ کشی کر لیتے ہیں۔ وہ اسے اپنے معاشرے کا ایک فرد نہیں سمجھتے۔

جہاں تک ہماری جماعت کا تعلق ہے چونکہ ہماری جماعت نے نیکی کا نمونہ بن کر ساری دنیا کو نیک بنانا ہے اس لئے ہم میں اگر کوئی شخص موجود ہو جو کسی صورت بھی نیکی کی طرف مائل نہ ہو بدی اور شرارت کی طرف مائل ہو۔ فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ بنے تو اسے برداشت نہیں کیا جانا چاہئے۔ ہم سے بھی پہلے خدا ایسے شخص کو برداشت نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ دنیا میں لوگ نیک ہوں اور نیکی کو پھیلائیں اور یہ سلسلہ جاری رہے۔ وہ کس طرح یہ بات برداشت کر سکتا ہے کہ نیکوں میں کوئی شخص ایسا بھی ہو جو بدی اور شرارت پر آمادہ ہو اور نیکی کی طرف مائل نہ ہو۔ وہ اس معاشرے سے ایسے شخص کو نکال کر رکھ دیتا ہے۔

اگر خدا تعالیٰ ایسا کرتا ہے تو ہمیں بھی یقیناً ایسا ہی کرنا چاہئے۔ اس کو نیک بنانے کی کوشش تو کرنی چاہئے لیکن اس کی برائی سے کسی طرح بھی متاثر نہیں ہونا چاہئے۔ اگر ہم اس کی برائی سے خدانخواستہ متاثر ہو جائیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ نیکی کی وہ لہر جو دوڑنے لگی تھی اس کی رفتار کم پڑ جائے گی۔ ہو سکتا ہے یہ قائم بھی نہ رہ سکے۔ اور اس طرح نیکی زائل ہونے لگے گی۔

پس ہمیں چاہئے کہ ہم ایسے شخص کو نیک بنانے کی کوشش تو کریں۔ اس سے ملیں جلیں اسے تلقین عمل کریں۔ اسے نیکی کی راہ دکھائیں لیکن اگر وہ نہ مانے تو اس سے الگ ہو جائیں ہمارا اس کے ساتھ کیا رشتہ بلکہ نہ صرف یہ کہ اس کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں وہ تو بیگانوں سے بھی بڑھ کر ہو جائے گا۔ وہ ہماری نیکی کا دشمن ہے۔ وہ ہمارا اپنا کیسے ہو سکتا ہے۔ پس اس معاملے پر یوں غور کرنا چاہئے کہ ہم خود نیک بنیں اور نیکی کو پھیلائیں اور ہماری نیکی متعدی ہو جائے۔ لوگوں میں سرایت کرنے لگے۔ جب تک یہ دوسروں میں سرایت نہ کرنے لگے ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ہم تمام دنیا کو نیکی اور راست بازی کی طرف لے آئیں گے۔ لیکن ایسا کرنے کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) ہم سے یہ چاہتے ہیں کہ ہم پرہیزگاری سے کام لیں۔ حلم اور نرم زبانی سے کام لیں۔ نیک مزاجی اور نیک چلنی سے کام لیں۔ کیونکہ یہی وہ باتیں ہیں جو دوسروں کو متاثر کر سکتی ہیں جو انہیں ہماری راہ پر لا سکتی ہیں۔ جو حقیقی طور پر ہمیں کامیاب کر سکتی ہیں۔

اس نیکی اور نیک نمونے کا دوسرا نام دعوت الی اللہ بھی ہو سکتا ہے کیونکہ انسان نیکی خدا کے لئے اختیار کرتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص کوئی بات خدا کے لئے اختیار کرے تو وہ یقیناً خدا کا قرب حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور خدا کا قرب حاصل کرنے ہی کے لئے ہم دوسروں کو دعوت الی اللہ کرتے ہیں۔ یعنی انہیں اس بات کی تلقین کرتے ہیں کہ وہ خدا کے قریب آئیں۔ ہر وہ شخص جو خدا کے قریب آئے گا اس کی نیکی اجاگر ہونے لگے گی اور دوسروں کو متاثر کرنے لگے گی۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہمیں یہ بھی تنبیہ فرماتے ہیں کہ وہ شخص جو نیکی کی طرف نہیں آتا اس کا انجام اچھا نہیں ہو سکتا چونکہ اس نے نیکی کی راہ کو اختیار نہیں کیا۔ برائی کے رستے پر چلتا رہا اور برائی کا رستہ خدا تعالیٰ کو پسند نہیں ہے اور کامیابی خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اس لئے اس کی زندگی کسی طرح بھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔

پس ہمیں اس بات سے ہمیشہ بچتے رہنا چاہئے کہ ہم ایسے شخص کی کسی بات سے متاثر ہوں اور ہماری نیکی میں کمی آئے۔ ہمیں اس بات سے ہوشیار رہنا چاہئے اور کوشش یہ کرنی چاہئے کہ ہم واقعی نیک دل غریب مزاج اور راست باز بن جائیں۔ یہ وہ خوبیاں ہیں جو خدا تعالیٰ کو پسند ہیں اور ان خوبیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انسان کے دل کو نیکیوں کی طرف مائل کر دیتا ہے اور اس کی نیکی دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جاتی ہے۔ ایسا نمونہ جسے دوسرے لوگ اپنانا چاہتے ہیں۔ ایسا نمونہ جو پھیلتے پھیلتے ساری دنیا کو اپنے گھیرے میں لے سکتا ہے۔ ہمیں یہی کچھ کرنا ہے اور ہمیں یہ ضرور کرنا چاہئے۔ یعنی نیک بنیں اور اس سے آگے بڑھ کر اپنا نیک نمونہ دوسروں کے سامنے پیش کریں۔ اور لوگوں کو نیکی کی طرف مائل کریں۔ جوں جوں لوگ نیکی کی طرف مائل ہوتے چلے جائیں گے بدی اور شرارت کا خاتمہ ہونے لگے گا۔ فتنہ انگیزی اور بدنفسی زائل ہونے لگیں گے اور یہ دنیا جنت کا نقشہ بننے لگے گی۔ اصلی اور حقیقی زندگی وہی ہے جو اس دنیا کو جنت نظیر بنا سکے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم خود نیک بنیں اور ہمارا نیک نمونہ دوسروں کو نیک بنانے میں ممد ثابت ہو۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی

سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میاں شمس الدین صاحب کا ایک واقعہ

میاں شمس الدین صاحب کے والد ماجد قاضی فضل الٰہی صاحب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ابتدائی استاد تھے۔ اور یہ قادیان میں قاضی یا ملاں تھے۔ میاں شمس الدین صاحب خود بھی فارسی کے اچھے عالم تھے۔ اور خوشنویس بھی تھے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ان کی غربت اور عیالداری پر رحم فرما کر آخر عمر تک ان کا کھانا اپنے ہاں رکھا ہوا تھا۔ اور مختلف طریقوں سے ان کی مدد کرتے رہتے۔ براہین احمدیہ کے مسودات کو خوشخط لکھنے کا کام بھی ان کو دے رکھا تھا۔ اور اس کی اجرت الگ ان کو دیا کرتے تھے۔ میاں شمس الدین صاحب ایک سادہ مزاج آدمی تھے۔ انہیں ایام میں جبکہ وہ اس خدمت کے لئے مقرر تھے۔ ایک مرتبہ لوہڑی کا تہوار آیا۔ یہ ہندوؤں کا ایک تہوار ہے۔ جس میں چھوٹی چھوٹی لڑکیاں گھروں میں جا کر لوہڑی مانگتی ہیں۔ مسلمانوں کو اس تہوار سے کسی قسم کا تعلق نہیں۔

اس دن جبکہ لوہڑی کا تہوار تھا۔ کچھ ہندو لڑکیاں اچھے کپڑے پہن کر اپنی رسم کے موافق گول کمرے کے آگے سے نکلیں۔ اس وقت گول کمرے کے آگے احاطہ نہ تھا۔ اور نہ صحن تھا۔ گول کمرہ میں پریس لگوایا گیا تھا۔ میاں شمس الدین صاحب نے کسی سے دریافت کیا۔ کہ آج کیا ہے۔ جب ان کو بتایا گیا۔ کہ لوہڑی کا تہوار ہے۔ تو انہوں نے جھٹ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں ایک درخواست لکھ کر پیش کر دی۔ کہ آج مجوس کا تہوار ہے۔ اور انعام چاہا۔ حضرت بانی سلسلہ باہر آئے۔ اور ان کو سمجھایا۔ کہ یہ تم نے کیا حرکت کی۔ آپ نے ان کے اس فعل کو پسند نہ فرمایا۔ مگر از راہ کرم کچھ دے دیا۔

جہاں تک مذہبی غیرت کا سوال تھا۔ اس حد تک آپ نے امربالمعروف اور نہی عن المنکر کو مدنظر رکھ کر ان کو مناسب اور احسن طریق پر ایسے امور میں کسی قسم کی شرکت اور تعلق سے منع کیا۔ اور دوسری طرف جہاں تک سوال وعطا کا پہلو تھا۔ آپ نے پسند نہ فرمایا۔ کہ ان کے سوال کو رد کر دیں۔ میاں شمس الدین صاحب کے ساتھ حضرت صاحب نے یہ سلوک کیا۔ کہ جب تک وہ زندہ رہے۔ ان کو کھانا لنگر خانہ سے ملتا رہا۔ اور اس کے علاوہ وقتاً فوقتاً نقدی سے بھی مدد فرماتے رہتے تھے۔ وہ آخیر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ ان کے بچے کی تعلیم میں بھی مدرسہ تعلیم الاسلام میں سہولتیں مہیا کر دینے کا آپ نے ارشاد فرمایا ہوا تھا۔

خدام سے حسن سلوک پر جامع بیان

خدام سے حسن سلوک کے متعلق جس قدر واقعات اور حالات میں اوپر لکھ چکا ہوں۔ اگرچہ یہ شمہ از شمائل اور قطرہ از دریا ہے۔ مگر ایک بصارت رکھنے والے عارف اور طالب کے لئے اس میں بہت بڑے سبق ہیں۔ اور وہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی اور سیرت میں اپنے لئے ایک صراط مستقیم ہی نہیں۔ بلکہ ایک خدانما طریق عمل پاتا ہے۔ میں اب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس خلق کے متعلق ایک جامع بیان کے طور پر تبصرہ کر دینا چاہتا ہوں۔ تاکہ محض واقعات تک ہی یہ امر محدود نہ رہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کبھی خدام کو خواہ وہ آپ کے تنخواہ دار ملازم تھے یا آپ کے ساتھ سلسلہ بیعت میں خادم تھے۔ حقیر اور کم پایہ نہیں سمجھا۔ بلکہ انہیں اپنے کنبہ کا ایک فرد اور اپنے اعضاء کا ایک جزو یقین کیا۔ اور اپنے عمل سے ہمیشہ دکھایا۔ کہ کسی معاملہ میں کبھی کسی قسم کی ہتک ان کی پسند نہیں کی۔ ان کو اپنے دوستوں اور خدام کا اس قدر پاس تھا۔ کہ وہ کسی دوسرے سے بھی ان کی ہتک سننا پسند نہ کرتے تھے۔ میرے لئے یہ ایک ایسی لذیذ داستان نہیں۔ نہیں۔ ایمان و عرفان سے بھری ہوئی حقیقت ہے۔ کہ میں ہرچند چاہتا ہوں کہ ہر باب کو ایک محدود حصہ میں ختم کر دوں۔ لیکن پھر کوئی نہ کوئی بات آکر واقعات کے اضافہ پر مجبور کر دیتی ہے۔ اس جگہ اپنے خدام کے متعلق غیرت کا ذکر کرتے ہوئے مجھے یاد آگیا۔ کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان منحرف نے جماعت کے بعض بزرگوں پر اپنے خطوط میں حملہ کیا۔ تو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اسے نہایت سختی سے جواب دیا۔ اور جماعت کے معزز افراد کی عزت کو بچانے کے لئے اسے جماعت سے خارج کر دینا آسان سمجھا۔ آپ اپنے احباب و خدام پر ہمیشہ اعتماد کرتے تھے۔ اور ان پر حسن ظن رکھتے۔ ان کی دیانت و امانت پر بھروسہ فرماتے۔ آپ کی عادت میں نہ تھا۔ کہ خدام سے حساب کرتے رہیں۔ یا ان پر احتساب قائم کریں۔

دوست اور احباب تو بہت بڑی بات ہے۔ آپ اپنے ادنیٰ درجہ کے خدام اور ملازمین سے بھی یہی سلوک روا رکھتے تھے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے اس خصوص میں لکھتے ہوئے فرمایا ہے کہ

"گاؤں کے بہت ہی گمنام اور پست ہمت اور وضیع فطرت جولاہوں کے لڑکے اندر خدمت کرتے ہیں۔ اور بیسیوں روپوں کے سودے لاتے۔ اور بارہا لاہور جاتے۔ اور ضروری اشیاء خرید لاتے ہیں۔ کبھی گرفت نہیں سختی نہیں۔ بازپرس نہیں۔ خدا جانے کیا قلب ہے، اور درحقیقت خدا ہی ان قلوب مطہرہ کی حقیقت جانتا ہے۔ جس نے خاص حکمت اور ارادہ سے انہیں پیدا کیا ہے۔ میں نے خاص غور کی۔ اور ڈھونڈ کی ہے۔ آنکھ لگائی ہے۔ کان لگائے ہیں۔ اور ایسے اوقات میں ایک نکتہ چین ریویو نویس کا دل و دماغ لے کر اس نظارہ کا تماشائی بنا ہوں۔ مگر میں اعتراف کرتا ہوں۔ کہ میری آنکھ اور کان ہر دفعہ میرے ایمان اور عرفان کو بڑھانے والی بات ہی لائے۔ اتنے دراز عرصہ میں میں نے کبھی بھی نہیں سنا کہ اندر تکرار ہو رہی ہے۔ اور کسی شخص سے لین دین کے متعلق بازپرس ہو رہی ہے۔"

(سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ از حضرت مولانا عبدالکریم صاحب صفحہ 28، 29)

خدام کے چھوٹے چھوٹے کام کی ہمیشہ قدر فرماتے اور ان کی دلجوئی فرماتے۔ ان کی محنت سے زیادہ دیتے۔ جن ایام میں کوئی کتاب یا رسالہ جلدی اور ضروری چھاپنا اور شائع کرنا مقصود ہوتا۔ اور راتوں کو کام ہوا کرتا تھا۔ تو جو لوگ حضرت صاحب کے ساتھ عملہ پریس یا کاتب کام کرتے ان کے لئے دودھ اور دوسری ضروری چیزیں خاص توجہ سے مہیا فرماتے۔ اور معمولی سے زیادہ اجرتیں دیتے۔ اور بایں ان کی کارگزاری پر نہ صرف خوشی بلکہ شکریہ کا اظہار فرماتے۔ جن لوگوں نے ان آنکھوں ان ہاتھوں اور اس زبان کو دیکھا ہے۔ اور حضرت صاحب کے عطایا کا لطف اٹھایا ہے۔ آج ان کو کوئی بھی خوش نہیں کر سکتا۔ اس زمانہ کے مقابلہ میں آج اجرتیں عام طور پر بھی زیادہ ہیں۔ اور لوگ بہت کچھ کما لیتے ہیں۔ لیکن اگر ان سے پوچھا جائے۔ تو وہ اس عصر سعادت کی یاد کا اشکبار آنکھوں سے جواب دیتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ عفو اور درگزر سے جو کام لیتے تھے۔ اسے میں عفو اور درگزر کے باب میں بیان کر چکا ہوں۔ یہاں میں صرف اس قدر لکھ جانا چاہتا ہوں۔ کہ ایک طرف حسن کارگزاری پر خوشنودی اور انعام دیتے تھے۔ اور غلطیوں اور فردگزاشت پر معاف کر دیتے تھے۔ ان کے ساتھ محض ملازم یا خادم ہونے کی وجہ سے کبھی آپ اس قسم کا سلوک نہ فرماتے۔ جو شرف انسانیت کی ہتک کرنے والا ہو۔ بلکہ آپ ہمیشہ مساوات کا خیال رکھتے۔ اور حاضر و غائب کسی کی تحقیر نہ صرف خود نہ کرتے بلکہ کسی کو جرات بھی نہ ہوتی کہ کر سکے۔ ہر شخص کا نام عزت سے لیتے۔ اور جب موقع ہوتا۔ اس مساوات کا عملی اظہار مختلف صورتوں سے کرتے۔ تاکہ دوسروں کو آپ کے اس عمل سے اپنے بھائیوں کے ساتھ اسی قسم کا سلوک کرنے کا سبق ملے۔

اگرچہ اس مقام پر خدام سے حسن سلوک کے باب کو میں مختصر کر چکا تھا۔ اس لئے کہ تمام واقعات کی تفصیل آسان اور ممکن نہیں۔ لیکن ایک واقعہ مجھے ایسا یاد آگیا ہے۔ کہ میں اسے چھوڑ نہیں سکتا۔

مرزا اسماعیل بیگ صاحب کا واقعہ

مرزا اسماعیل بیگ صاحب جن کو بچپن سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا خادم ہونے کی عزت حاصل ہے۔ اور جن کا ذکر پہلے بھی اسی سیرت میں آچکا ہے۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ بڑے مرزا صاحب قبلہ کے ارشاد کی تعمیل میں بعثت سے پہلے مقدمات کی پیروی کے لئے جایا کرتے تھے۔ تو سواری کے لئے گھوڑا بھی ساتھ ہوتا تھا۔ اور میں بھی عموماً ہمرکاب ہوتا تھا۔ لیکن جب آپ چلنے لگتے۔ تو آپ پیدل ہی چلتے مجھے گھوڑے پر سوار کرا دیتے۔ میں بار بار انکار کرتا اور عرض کرتا۔ کہ حضرت صاحب مجھے شرم آتی ہے۔ آپ فرماتے۔ کہ کیوں؟

تمہیں گھوڑے پر سوار ہونے سے شرم آتی ہے۔ ہم کو پیدل چلنے میں شرم نہیں آتی!!

مرزا اسماعیل بیگ کہتے ہیں۔ کہ جب قادیان سے چلتے تو ہمیشہ پہلے مجھے گھوڑے پر سوار کرتے۔ جب نصف سے کم یا زیادہ راستہ طے ہو جاتا تو میں اتر پڑتا اور آپ سوار ہو جاتے۔ اور اسی طرح جب عدالت سے واپس ہونے لگتے۔ تو پہلے مجھے سوار کراتے۔ اور بعد میں آپ سوار ہوتے۔ اور جب خود سوار ہوتے تو گھوڑا جس چال سے چلتا۔ تو اسی چال سے چلنے دیتے۔ ایسا ہوتا گویا کہ باگوں کا اشارہ بھی نہیں ہوا۔

اس واقعہ سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے عام خدام سے بھی کیسا اعلیٰ درجہ کا برتاؤ کرتے تھے۔ اور سواری میں ان کو نصف کا شریک رکھتے۔ اور باوجود ان کے انکار کرنے کے بھی گوارا نہ کرتے کہ وہ پیدل چلیں۔ مساوات کی یہ بے نظیر شان ہے۔ یہ ایک ہی واقعہ نہیں۔ میں نے سوانح حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں مرزا میراں بخش صاحب کا واقعہ بھی لکھا ہے۔ غرض ہر طرح آپ اپنے خدام سے سلوک فرماتے۔ اور کبھی کسی کو حقیر نہ سمجھتے تھے اور عام برتاؤ اور سلوک میں مساوات کے پہلو کو غالب رکھتے۔ خط و کتابت میں بھی آپ کے یہی امر ملحوظ رہتا۔ ہر شخص کو "اخویم" کے لفظ سے خطاب کرتے۔ اور عزت اور تکریم کے الفاظ سے یاد کرتے اور اپنی ذات کے لئے ہمیشہ خاکسار کا لفظ استعمال فرماتے۔ کوئی تحریر آپ کی ایسی نہیں ملے گی جس میں اپنے نام کو خاکسار کے ساتھ نہ لکھا ہو۔ آپ کی طبیعت پر خاکساری اور فروتنی کا بہت غلبہ تھا۔ بہت ممکن ہے سیرت کے کسی دوسرے مقام پر میں اس کا ذکر کسی قدر تفصیل سے کروں۔ ایک موقعہ پر فرماتے ہیں۔

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

لیکن جب آپ اپنے خداداد رتبہ اور مقام کا ذکر فرماتے۔ تو اس وقت اپنی ہستی کو گم کر کے اس مقام کا اظہار اور اعلان فرماتے۔ اور اسی وجہ سے بعض کور چشموں کو ان بلند پایہ دعاوی سے دھوکہ لگتا۔ اور انہیں اس میں تعلّی کی بو آتی۔ مگر یہ خود ان کا اپنا نقص اور قصور فہم تھا۔

المختصر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے خدام سے ہمیشہ حسن سلوک فرماتے۔ ان کی کمزوریوں سے چشم پوشی کرتے۔ اور ان کی خوبیوں پر تحسین اور شکر گزاری۔ خدام ایسے آقا کی غلامی پر ناز کرتے ہیں۔ اور ان ایام کی یاد انہیں تڑپا جاتی ہے۔

ہر ایک جو دعا کرتا ہے اسے ضرور دیا جاتا ہے۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گپ شپ۔ اصغر علی گھرال۔ بشکریہ روزنامہ پاکستان لاہور یکم دسمبر 1996ء

"......گم نام تھا وطن میں!!"

بی بی سی کے ایک پروگرام میں اس ٹریجڈی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ دنیا نوبل انعام یافتہ عظیم سائنس دان ڈاکٹر عبد السلام کو پاکستان کا سپوت کہتی ہے لیکن خود پاکستان نے انہیں کبھی دل سے قبول نہیں کیا اور وہ یہ حسرت لئے دنیا سے رخصت ہو گئے کہ کاش ان کا وطن بھی انہیں فرزند پاکستان کے نام سے پکارے۔ 1950ء کی دھائی میں وہ پاکستان چھوڑ کر لندن چلے گئے تھے اور اس کے بعد واپس آکر آباد ہونے کی تمنا کبھی پوری نہ ہو سکی۔ ڈاکٹر عبد السلام نے کئی مرتبہ کوشش کی کہ وہ مستقلاً پاکستان میں آباد ہو جائیں لیکن یہاں نہ تو ریسرچ کی عمدہ سہولتیں تھیں اور نہ حکومت کے پاس سائنس کے شعبے کے لئے وافر فنڈز تھے' تیسرے ان کی شخصیت کا ایک پہلو بہت "متنازعہ" تھا۔ پروفیسر عبد السلام ایک ایسے فرقے سے تعلق رکھتے تھے' جسے پاکستان میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا تھا۔ بی بی سی کے مطابق بعض انتہاپسندوں نے یہ دھمکی دے رکھی تھی کہ اگر پروفیسر عبد السلام لوٹ کر پاکستان آئے تو انہیں قتل کر دیا جائے گا۔

اس بات سے پونے چار سو سال پہلے کا واقعہ یاد آرہا ہے۔ کوپرنیکس اور کپلر کی طرح گلیلیو نے بھی ثابت کر دیا کہ زمین کائنات کا مرکز نہیں بلکہ دوسرے سیاروں کی طرح سورج کے گرد گھومتی ہے جبکہ کلیسا کا دعویٰ تھا کہ زمین فرش کی مانند پانی پر بچھی ہوئی ہے' کلیسا اپنے عقائد کی یوں کھلی توہین برداشت نہ کر سکا۔ 1616ء میں گلیلیو کو ان انکیوزیشن کے سامنے پیش کیا گیا کہ وہ اعلان کرے کہ کوپرنیکس کے نظریات باطل ہیں' اس نے توبہ کرلی' مگر چپکے سے بولا "میں مانوں یا نہ مانوں زمین تو بہرحال گھومتی رہے گی"!

1623ء میں گلیلیو کا ایک روشن خیال دوست پوپ بن گیا۔ گلیلیو نے چاہا کہ 16ء والی پابندی ختم کرا دے مگر وہ ناکام رہا' البتہ یہ اجازت لینے میں کامیاب رہا کہ وہ ایک ایسی کتاب لکھے گا کہ جس میں ارسطو کے قدیم اور کوپرنیکس کے جدید نظریات پر بحث ہو گی' دو شرائط عائد کی گئیں۔ ایک یہ کہ وہ کسی کی طرفداری نہیں کرے گا' دوسرے اس بحث کے بعد وہ اس "مثبت" نتیجے پر پہنچے گا کہ انسان یہ تعین کر ہی نہیں سکتا کہ دنیا کیسے چل رہی ہے!

یہ کتاب "ڈائیلاگ" یا "مکالمہ" کے نام سے 32ء میں چھپ گئی۔ یہ دونوں عظیم نظاموں اور نظریات پر بحث کرتی ہے' کتاب کی سارے یورپ میں زبردست پذیرائی ہوئی' پوپ ڈر گیا۔ اس نے محسوس کیا کہ کتاب کی اجازت دے کر غلطی کی ہے کیونکہ لوگ کوپرنیکس کے جدید نظریات کے حامی ہو گئے۔ پوپ خود ضرور روشن خیال تھا' مگر مذہبی ماحول سے بڑا پریشان ہوا۔ اس نے گلیلیو پر 16ء کی پابندی کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں مقدمہ چلا دیا۔ عظیم سائنس دان گلیلیو پھر ان کوپوزیشن کے سامنے لایا گیا۔ اس نے دوسری دفعہ سر تسلیم خم کر دیا لیکن اس دفعہ اسے معاف نہیں کیا گیا اور سزا کے طور پر ہمیشہ کے لئے گھر میں نظر بند کر دیا گیا' جہاں فی الواقعہ اس کی نظر "بند" ہو گئی' یعنی اس کی آنکھیں ضائع ہو گئیں!

چند سال قبل کلیسا نے عظیم سائنس دان گلیلیو کے ساتھ اس "حسن سلوک" پر معافی مانگ لی ہے' معذرت کرلی ہے' اپنے "مقدس" "فتاویٰ" کو واپس لے لیا ہے۔ اب کلیسا خاصا روشن خیال ہو گیا ہے!

پاکستان کے عظیم سائنس دان کے ساتھ سائنسی نظریات کے حوالے سے کسی کا کوئی اختلاف نہیں تھا' مگر مذہبی عقائد کے اختلاف کی بناء پر ایک عظیم انسان کو اپنے ہی وطن میں جن پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا اور جن حسرتوں کو وہ دل ہی میں لے کر چل بسا' یہ ایک المیہ ہے' نہ جانے ہمارے علماء کب اتنے فراخ دل ہوں گے کہ "لا اکراہ فی الدین" کے فلسفے پر خود بھی عمل کر سکیں! اور انہیں اپنی زیادتی کا احساس ہو۔

آیئے اس فرزند پاکستان کی زندگی کے نمایاں واقعات پر ایک سرسری نظر ڈالیں۔ عبد السلام نے 29۔ جنوری 1926ء کو جھنگ کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں جنم لیا۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ ساڑھے چھ سال کی عمر میں سکول میں چوتھی جماعت میں داخل کر دیا گیا۔ پانچویں جماعت کا سنٹر کا امتحان ہوا تو انہیں اتنے انعامات ملے کہ پتلے دبلے عبد السلام کے لئے ان کو اٹھا کر لانا پرابلم بن گیا۔ مڈل کے امتحان میں وہ سارے ضلع جھنگ میں اول آئے' پنجاب یونیورسٹی کے میٹرک کے امتحان میں نہ صرف ٹاپ کیا بلکہ 850 میں سے 765 نمبر حاصل کر کے سارے سابقہ ریکارڈ توڑ دیئے۔ اس زمانے میں پنجاب یونیورسٹی کا دائرہ کشمیر' سرحد اور دہلی تک وسیع تھا' وہ جھنگ کے انٹر کالج سے ایف اے میں اول رہے۔ مزید تعلیم کے لئے گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ جہاں وہ "راوی" کے ایڈیٹر اور کالج یونین کے صدر بھی رہے۔ بی اے اور ایم اے کے امتحانوں میں بھی امتیازی شان کے ساتھ اول رہے۔ والد کی خواہش تھی کہ ہونہار بیٹا سول سروس کے مقابلے کے امتحان میں حصہ لے' مگر قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ دوسری جنگ عظیم کی وجہ سے 1940ء سے مقابلے کے امتحانات مسلسل معطل چلے آرہے تھے۔ گھر والوں کو پریشانی تھی کہ اب کیا کریں؟ عبد السلام فزکس کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے یورپ جانے کے خواہشمند تھے مگر غریب والدین کے پاس اتنے پیسے کہاں کہ وہ بیٹے کو ولایت بھجوا سکیں۔ اس کے لئے بھی قدرت کی طرف سے ایک راہ نکل آئی۔ ہوا یوں کہ پنجاب کے وزیراعظم (وزیراعلیٰ) ملک خضر حیات خاں نے بہت سا وافر فنڈ جمع کر رکھا تھا' جنگ 45ء میں ختم ہو گئی' اب صوبائی حکومت سوچ رہی تھی کہ اس فنڈ کا کیا کرے۔ کافی غور کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ اس رقم سے غریب کاشتکاروں کے ذہین اور ہونہار بچوں کو اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف دے کر بیرون ملک بھجوایا جائے۔ پنجاب کے معتوب یونینسٹ وزیراعظم سر خضر حیات اور ان کی کابینہ میں بھی نرے بدھو لوگ تھے کہ اس فنڈ کو یوں اعلیٰ تعلیم پر "ضائع" کر دیا حالانکہ اس سے بہتر مصرف موجود تھے۔ کابینہ کے ارکان کے لئے کسٹم اور ڈیوٹی فری کاریں امپورٹ کی جا سکتی تھیں۔ ارکان اسمبلی کی مراعات میں اضافہ کیا جا سکتا تھا۔ ان کی رہائش کے لئے پلاٹ خریدے جا سکتے تھے۔

عبد السلام کو میرٹ کے لحاظ سے اول نمبر پر وظیفے کا حق دار سمجھا گیا۔ انہوں نے 46ء میں کیمبرج یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا۔ ٹرائی پوس (بی اے آنرز) 3 سال کی بجائے دو سال میں ہی کر لیا۔ ریاضی میں فرسٹ کلاس حاصل کرنے پر "رینگلر" کہلائے۔ 50ء میں پی ایچ ڈی کر لیا' مگر یونیورسٹی کے قواعد کے مطابق انہیں یہ ڈگری داخلے کے کم از کم 3 برس سے پہلے نہیں دی جا سکتی تھی' یعنی باقاعدہ ڈگری 52ء میں ملنے والی تھی۔ انتظار کے دنوں میں ڈاکٹر عبد السلام 51ء میں پاکستان آگئے اور گورنمنٹ کالج لاہور میں بطور فزکس ٹیچر خدمات پیش کر دیں۔ وہ یہاں فزکس میں ریسرچ کرنا چاہتے تھے مگر پرنسپل نے انہیں بتایا کہ ہمارے ہاں نہ تو کوئی کام کی لیبارٹری ہے اور نہ یہاں ریسرچ کا کوئی رواج۔ وہ اس صورت حال سے دل شکستہ ہو گئے اور جلد ہی واپس چلے گئے۔ ان کی شہرت پھیلنے پر امریکہ میں پرنسٹن یونیورسٹی میں ایک سال کے لئے بلا لیا گیا۔ جہاں آئن سٹائن بھی یونیفیکیشن تھیوری پر کام کر رہے تھے۔ ڈاکٹر عبد السلام نے فزکس میں ایڈوانس تعلیم کے سلسلے میں 16 جلدیں مرتب کیں اور اعلیٰ سائنسی رسائل میں اڑھائی سو کے قریب ریسرچ پیپرز شائع کرائے۔ 54ء میں ہی انہوں نے نیوٹران کی نئی تھیوری دریافت کر لی اور اس پر مسلسل کام کرتے رہے۔ 64ء میں انہوں نے ٹرائسٹ (اٹلی) میں انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوراٹیکل فزکس (آئی سی ٹی پی) کے نام سے ایک فاؤنڈیشن قائم کی' جسے عہد حاضر کا عظیم کارنامہ تصور کیا جاتا ہے۔ یہاں ریسرچ کے لئے تمام سہولتیں میسر ہیں۔ لائبریری میں 30 ہزار سے زائد قیمتی کتابیں موجود ہیں۔ یہاں تیسری دنیا سے ہزارہا طلبہ اور سائنس دان اعلیٰ تربیت اور ریسرچ کے لئے آتے ہیں۔ اب تک پاکستان سے ایک ہزار سے زائد سائنس کے طلبہ یہاں علم کی پیاس بجھا چکے ہیں۔ دنیا کی 36 معروف یونیورسٹیوں کی طرف سے انہیں ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگریاں اور مختلف اداروں کی طرف سے گرانقدر میڈل اور انعامات ملے۔ ڈاکٹر عبد السلام نے پاکستان کی مختلف حکومتوں سے پاکستان کے اندر ایک عظیم الشان سائنس اکیڈیمی قائم کرنے کی اجازت چاہی مگر انہیں بوجوہ یہ اجازت نہ ملی۔ صدر محمد ایوب نے انہیں اپنا چیف سائنسی مشیر بنایا۔ ذوالفقار علی بھٹو کے عہد میں بھی وہ مشیر رہے لیکن 74ء کے بعد وہ بے اعتنائی کا شکار ہو کر واپس برطانیہ چلے گئے۔ 79ء میں جب انہیں نوبل انعام ملا تو پاکستان میں صدر ضیاء الحق نے انہیں نشان امتیاز پیش کیا لیکن دنیا بھر میں جس طرح ان کی پذیرائی ہو رہی ہے' یہ اس کا عشر عشیر بھی نہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ قوم کو اس عظیم سائنس دان کے ساتھ اس بے اعتنائی کے لئے یقیناً احساس جرم ہو گا......!!

پارکنسن سے ملتی جلتی خطرناک بیماری میں ایک عرصے تک مبتلا رہنے کے بعد وہ عظیم انسان جسے دنیا ڈاکٹر عبد السلام کے نام سے یاد کرتی ہے اور جو پاکستان کے واحد نوبل انعام یافتہ سائنس دان تھے' 21۔ نومبر کو صبح آٹھ بجے لندن میں انتقال کر گئے۔ 24۔ نومبر کو ان کا جسد خاکی پاکستان میں لا کر سپرد خاک کر دیا گیا۔ ان کی عمر 70 سال 9 ماہ اور 22 دن تھی۔ دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ اور یونیورسٹیوں میں ان کی وفات پر بڑا سوگ منایا گیا ہے۔

گجرات میں تھنکرز فورم کے زیر اہتمام بھی ایک تعزیتی تقریب ہوئی۔ معروف سکالر اکبر علی ایم اے نے صدارت کی۔ مقررین نے اس امر پر شدید افسوس کا اظہار کیا کہ ڈاکٹر صاحب کو پاکستان میں وہ مقام نہیں دیا گیا جس کے وہ مستحق تھے۔ اور جو مقام ساری دنیا انہیں دے رہی تھی۔ ان کی عظمت کا کماحقہ' اعتراف کیا گیا اور نہ ہی ان کی خدمات سے فائدہ اٹھایا گیا۔ چودھری اکبر علی نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک ٹریجڈی سے کم نہیں کہ نصف صدی گزرنے کے بعد بھی ہم پاکستان میں سائنسی کلچر کو فروغ نہیں دے سکے......!

انہوں نے کہا کہ برطانیہ میں رائل سوسائٹی آف سائنس کے تحت سائنسی علوم کو ترقی ملی۔ سر اسحاق نیوٹن اس کے سربراہ تھے' نیوٹن نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے قوانین بنا دیئے ہیں جن کی وہ خود بھی خلاف ورزی نہیں کرتا' اس پر مذہبی حلقوں نے نے شدید رد عمل کا اظہار کیا' کہ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ خود اپنے ہی قوانین کے سامنے بے بس ہے۔ نیوٹن کا جواب یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ تو اپنی رضا سے ہی فطرت کے قوانین کی مخالفت نہیں کرتا۔ ڈارون نے ارتقاء کا نظریہ پیش کیا تو کلیسا نے اس کی بھی زبردست مخالفت کی' بحث چل نکلی بلکہ بحث و مباحثے کا طوفان آگیا۔ بحث و تمحیص سے ہی بات آگے بڑھتی ہے' تاہم "آرتھوڈوکس" خیالات کے لئے شکست مقدر تھی' وہ ہو کر ہی رہی' قدامت پسندی اور توہم پرستی کہاں تک مقابلے میں ٹھہر سکتی تھی۔

ہمارے ہاں بدقسمتی یہ ہے کہ کوئی "ڈی بیٹ" نہیں ہے۔ الیکٹرانک میڈیا سے بھی توہم پرستی کا پرچار ہوتا ہے۔ ڈاکٹر عبد السلام ایسے عظیم

ایک اچھی بات

جہاں تک ہو سکے نور اور روشنی لوگوں کو دکھانے کی کوشش کی جائے خدا تعالیٰ کے نزدیک ولی اللہ اور صاحب برکات وہی ہے جس کو یہ جوش حاصل ہو جائے۔

خلافت لائبریری ربوہ

سائنس دان کے لئے برطانیہ' بھارت اور اٹلی ہی نہیں دنیا کا ہر ملک فخر سے شہریت اور زیادہ سے زیادہ حقوق و مراعات نچھاور کرنے پر تیار تھا مگر انہیں اپنے وطن سے عشق کی حد تک محبت تھی۔ انہوں نے سائنس کی دنیا میں اپنے ملک کی شہرت اور عظمت کو چار چاند لگائے' مگر یہاں تو وہ اپنی مادر علمی میں لیکچر تک نہیں دے سکتے تھے' یہ ہماری جہالت اور تعصب کا بیرومیٹر ہے۔

شبیر احمد ڈار ایڈووکیٹ نے ڈاکٹر عبد السلام کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ کتنی بدقسمتی کی بات ہے کہ 21ویں صدی کے دھانے پر کھڑے آج بھی ہم محض عقیدے کے اختلاف کی بناء پر ایک عظیم سائنس دان اور ایک عظیم انسان کو اس کا جائز مقام دینے کو تیار نہیں۔ انہوں نے کہا ڈاکٹر عبد السلام کی آخری وقت تک خواہش رہی کہ وہ پاکستان کو ایک سائنسی انسٹی ٹیوٹ دے سکیں۔ انہوں نے کہا یہاں سائنس کی سرکاری طور پر سرپرستی کی بجائے توہم پرستی کی سرکاری سرپرستی ہوتی ہے۔ وہ ملک کو پرانی فزکس کی بجائے جدید فزکس سے روشناس کرانا چاہتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ کتنے دکھ کی بات ہے کہ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے ساتھ جو زمین یونیورسٹی کی مستقبل کی توسیع کے لئے موجود تھی' اسے نام نہاد عوامی نمائندوں نے اونے پونے اپنے ناموں پر الاٹ کروا لیا' البتہ حال ہی میں یہ اراضی ان کے پنجوں سے آزاد کرالی گئی ہے' اس حوالے سے ڈاکٹر پرویز ہودبھائی' نے زبردست کردار ادا کیا ہے۔ اتفاق سے ڈاکٹر پرویز ہود بھائی پاکستان میں ڈاکٹر عبد السلام کے سب سے بڑے شیدائی اور قدر دان کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔ "مذہبی" حلقے ان کے خلاف بھی منفی پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں۔ ڈاکٹر ہودبھائی کے مطابق ڈاکٹر عبد السلام کی زندگی کی دو بڑی آرزوئیں تھیں' ایک تو فزکس کی تحقیقات' جنمیں کھو کر وہ دنیا و مافیہا سے بالکل بے خبر ہو جاتے تھے' دوسرے وہ اپنے وطن میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی چاہتے تھے......!

معروف قانون دان چودھری مسعود اختر نے ڈاکٹر عبد السلام کی عظیم خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے چودھری اکبر علی سے سوال کیا کہ سائنسی کلچر لانے کی ذمہ داری تو سیاست دانوں پر عائد ہوتی ہے' سائنس دان تو سائنسی تھیوریوں پر کام کر سکتے ہیں' علم کو آگے بڑھا سکتے ہیں۔

اکبر علی ایم اے نے کہا کہ ہر نئی سائنسی ایجاد کلچر پر اثر انداز ہوتی ہے۔ سٹیفن سن نے انجن ایجاد کیا تو یورپ کا کلچر بدل کر رہ گیا۔ کالم نگار عبد اللہ خالد خاں نے کہا کہ سائنس کی ترویج کے بغیر سیکولر خیالات کے پنپنے کا امکان نہیں ہوتا۔ حیرت ہے کہ ہم کرپچین دنیا کے سائنس دانوں کو تو بسروچشم قبول کر لیتے ہیں' مگر مادر وطن کے ایک عظیم فرزند کو محض عقیدے کی بناء پر مسترد کر دیتے ہیں۔ ہم دوسروں کو متعصب کہتے ہیں' انڈیا میں تو مسلمان اظہر الدین کرکٹ کی دنیا کا ہیرو ہے اور 90 کروڑ اہل بھارت اس پر فخر کرتے ہیں۔

چودھری بشیر احمد ایڈووکیٹ نے کہا کہ نوبل انعام یافتہ عظیم سائنس دان کی ناقدری سے خود پاکستان کو نقصان ہوا ہے اور ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ ڈاکٹر عبد السلام کی عظمت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ انہوں نے کہا ڈاکٹر عبد السلام نیوٹن یا آئن سٹائن مذہب کے خلاف نہیں تھے' گویا مذہب اور سائنس اکٹھے رہ سکتے ہیں!

معروف دانشور سید آفتاب احمد نے ڈاکٹر عبد السلام کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے ہاں سائنسی تعلیم پر کوئی توجہ ہی نہیں دی جاتی۔ سائنسی تحقیقات پر کم سے کم رقم خرچ کی جاتی ہے۔ ماڈرن دنیا میں سائنسی اداروں' کالجوں اور یونیورسٹیوں کو حل کرنے کے لئے "پرابلم" دی جاتی ہیں' وہ اسے ایک چیلنج سمجھ کر قبول کرتے ہیں اور محنت کر کے اچھے نتائج حاصل کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں ایسا کوئی رواج نہیں۔ سرکاری الیکٹرانک میڈیا کے علاوہ آزاد پرنٹ میڈیا میں بھی سائنسی موضوعات پر بہت کم توجہ دی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا دنیا کے کوئز پروگراموں کا تقابل کریں' ان سے سائنسی معلومات میں کتنا اضافہ ہوتا ہے۔ سارک کے کوئز مقابلوں میں انڈیا تو خیر ہمیشہ ہی اول آتا ہے' ہم اکثر سری لنکا سے بھی نیچے رہتے ہیں۔ سائنس کے فروغ کے لئے ذرائع ابلاغ کا کردار بڑا اہم ہوتا ہے' اسے یہ رول ادا کرنا چاہئے۔

سید آفتاب شاہ نے کئی واقعات سنائے اور بتایا کہ فزکس کے نئے نصاب کے سلسلے میں ذوالفقار علی بھٹو نے ڈاکٹر عبد السلام کو بلوایا' مگر پنجاب یونیورسٹی کے ارباب اختیار بالخصوص ایک سیاسی مذہبی جماعت کی طلبہ تنظیم نے انہیں بڑا پریشان کیا' حتیٰ کہ ذوالفقار علی بھٹو بھی بے بس ہو گئے اور ان کا مرتب کردہ نصاب رائج نہ کر سکے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک دفعہ گورنمنٹ کالج لاہور میں کالج کی جوبلی کے حوالے سے تقریبات منعقد ہوئیں۔ ملک کے وزیراعظم صدارت فرما کر رہے تھے۔ انہوں نے اس ادارے کے قابل فخر فرزندوں کے نام گنوائے لیکن وہ پاکستان کے واحد نوبل انعام یافتہ عظیم سائنس دان کا نام گول کر گئے۔ جانے ڈاکٹر عبد السلام ادارے کے لئے قابل فخر فرزند نہیں تھے یا وہ ساتھی مولویوں کے ڈر سے ان کا نام زبان پر نہ لا سکے' اس سے ملک میں جہالت پسندی کا اندازہ کر لیں۔

آخر میں خود کالم نگار نے عظیم سائنس دان کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ اسلام تو "لا اکراہ فی الدین" اور "لکم دینکم ولی دین" کے فلسفے کی تبلیغ میں مذہبی رواداری کا سبق دیتا ہے۔ دنیا کے بڑے بڑے مورخین نے اسلام کو سیکولرازم سے بڑھ کر وسیع المشرب دین قرار دیا ہے' جس میں کوئی چھوت چھات نہیں۔ جمہوریت میں بھی عقائد کی بناء پر کسی تفریق اور شہریوں کے ساتھ امتیازی سلوک کی گنجائش نہیں لیکن کتنے ظلم کی بات ہے کہ ملک کا ایک غریب دیہاتی بچہ' جو دنیا میں آسمان عظمت پر ایک تارا بن کر چمکا اور اپنے وطن کا نام چار دانگ عالم میں روشن کر گیا' وہ اپنے وطن میں اجنبی رہا بلکہ اسے یوں احساس دلایا جاتا رہا کہ جیسے اس نے کوئی جرم کیا ہے!

ڈاکٹر عبد السلام کی عظمت کا ایک واقعہ سناتے ہوئے کہا کہ وہ لندن میں زیر علاج تھے کہ حکومت پاکستان کو بھی کسی نے توجہ دلائی' تو انہیں سرکاری علاج کی پیشکش کی گئی' مگر انہوں یہ پیشکش قبول کرنے سے معذرت کر لی کہ وہ غریب پاکستانی عوام کے خون پسینے کی کمائی اور قومی وسائل کو اپنے ذات پر خرچ نہیں کر سکتے۔

یہ یاد رہے کہ ڈاکٹر عبد السلام نے نوبل انعام سمیت گراں قدر سارے انعامات کی رقوم پاکستان میں سائنس کی ترقی اور ترویج کے لئے وقف رکھیں۔ دنیا میں سائنسی اداروں کو قائم کیا' انہوں نے کوئی محل نہیں بنایا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو مرتے نہیں بلکہ زندہ رہتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

الھدیٰ

ماھنامہ الھدیٰ سڈنی آسٹریلیا

احمدیہ جماعت آسٹریلیا کے زیر انتظام شائع ہونے والا ماہنامہ الھدیٰ کی تیسری جلد کا گیارھواں شمارہ پیش نظر ہے۔ سرورق پر ایک طرف حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شبیہ مبارک ہے اور دوسری طرف جلسہ سالانہ 1996ء کے انعقاد کا ذکر ہے۔ یہ جلسہ سڈنی میں 26۔ دسمبر کو شروع ہو گا اور 28۔ دسمبر تک جاری رہے گا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تذکرۃ الشہادتین میں سے ایک ارشاد کا اقتباس شامل اشاعت ہے اور اس کے بعد "قادیان کے آریہ اور ہم" میں سے شان دین حق کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک نظم کے چند اشعار دیئے گئے ہیں۔ اس کے بعد حضرت صاحب ہی کے الفاظ میں جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد پیش کئے گئے ہیں۔ اس کے بعد کچھ جماعتی خبریں ہیں اور مجلس خدام الاحمدیہ کے تیرھویں سالانہ اجتماع کی روداد پیش کی گئی ہے۔

انگریزی حصے میں زیادہ تر تزکیہ مال کے متعلق ایک مفصل مضمون شائع کیا گیا ہے۔ اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ کے 13 ویں اجتماع کی رپورٹ بھی شامل ہے۔

ایک صفحہ بچوں کے لئے وقف کیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ عبادت گاہوں کو صاف رکھنا چاہئے۔ پانچ سوال بچوں کے جوابات کے لئے شائع کئے گئے ہیں اور کہا گیا ہے کہ ان کے ٹھیک ٹھیک جواب دسمبر کے شمارہ میں شائع کئے جائیں گے۔

اس جریدہ کے نگران مکرم محمود احمد صاحب امیر و مشنری انچارج ہیں اور اردو حصے کے مدیر قمر داؤد کھوکھر صاحب یہ بات قابل ذکر ہے کہ قمر داؤد کھوکھر صاحب نے صحافت کی تربیت روزنامہ الفضل کے دفتر سے لی تھی۔ اور آپ تشحیذ الاذہان کے ایڈیٹر بھی رہے ہیں۔ ربوہ میں قیام کے دوران وکالت تبشیر تحریک جدید کی طرف سے بیرونی ممالک میں احمدیہ مشنوں کی تاریخ مرتب کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔

ہم اس ماہنامے کی باقاعدہ اشاعت کے لئے آسٹریلیا کی جماعت کو مبارکباد دیتے ہیں۔

(ن-س)

ooo

تبصرہ

مجھے آزاد کرو SET ME FREE

مکرم مرزا عبد الحی صاحب چغتائی ربوہ

اس کتاب کا خلاصہ مورخہ 20 نومبر 1982ء کو بعد مغرب بیت مبارک ربوہ میں مجلس ارشاد میں سنایا گیا۔ اس کتاب کے مصنف کا نام وارٹر مور ہے۔ مصنف نے اس کتاب میں بڑے اچھے رنگ میں نشہ آور اشیاء مثلاً شراب اور اس قسم کی مختلف ادویہ سے نقصانات کے بارہ میں لکھا ہے۔ چونکہ مصنف خود نشہ آور اشیاء کا استعمال کرتا رہا ہے اس لئے وہ دوسروں کو جو ان کے عادی ہیں ان چیزوں کے نقصانات بیان کرتے ہوئے بڑی ہمدردی کے ساتھ لکھتا ہے کہ وہ لوگ ان چیزوں سے پرہیز کریں اور اپنی زندگی کو تباہ ہونے سے بچائیں اسی مقصد کے لئے مصنف نے اپنی ریٹائرمنٹ کے بعد ایسے ہی نوجوانوں کی اصلاح کا بیڑا اٹھاتے ہوئے ایک ہسپتال قائم کیا تاکہ ایسے لوگ اس کے پاس آئیں اور مصنف ان کو ان سے نجات دلائے۔

مصنف نے ان امور کا تفصیل سے جائزہ لیا جن کی وجہ سے نوجوان نشہ آور چیزوں کا استعمال شروع کر دیتے ہیں اور پھر ان میں ایسے غرق ہوتے ہیں کہ وہ اپنا گھر مال صحت اخلاق غرضیکہ ہر چیز کو تباہ کر دیتے ہیں۔ ان کو یہ احساس نہیں ہوتا کہ ہم اپنی قبر اپنے ہی ہاتھوں سے کھود رہے ہیں۔

مصنف کے خیال میں ایک تو اس کی وجہ یہ ہے کہ گھر کا ماحول ٹھیک نہیں رہتا۔ اور کئی والدین ان نشہ آور اشیاء کے عادی ہوتے ہیں۔ اور

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

ہیبرون سے اسرائیلی فوج کا انخلا

اسرائیل کے فوجی ریڈیو نے گزشتہ روز اطلاع دی ہے کہ مغربی کنارے کے شہر ہیبرون سے اسرائیلی فوج کے انخلاء کے بارے میں اسرائیل اور فلسطینی رہنماؤں کے درمیان سمجھوتہ طے پاگیا ہے۔ تاہم اس سمجھوتے پر ابھی دستخط نہیں ہوئے۔ چونکہ فلسطین نے مطالبہ کیا ہے کہ مغربی کنارے کے دیہی علاقوں سے اسرائیلی فوج کے انخلاء کا معاملہ ساتھ ہی طے کیا جائے۔

فلسطین کے صدر مسٹر یاسر عرفات نے مطالبہ کیا ہے کہ مغربی کنارے کے دیہی علاقوں سے اسرائیلی فوج کے انخلاء کے بارے میں اسرائیل ٹائم ٹیبل مہیا کرے۔

ہیبرون سے اسرائیلی فوج کے انخلاء کا معاملہ کئی ماہ سے اسرائیل اور فلسطینیوں اور عربوں کے درمیان نزاع کا باعث بنا ہوا تھا۔ اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان طے پانے والے معاہدے کے مطابق ہیبرون سے بھی اسرائیلی فوجوں کو واپس جانا چاہئے۔ لیکن یہ معاہدہ سابق لیبر پارٹی سے ہوا تھا جو حالیہ انتخابات ہار گئی۔ اس لئے موجودہ حکومت نے اس سمجھوتے کو معرض التوا میں ڈال دیا۔ اور اس پر عمل درآمد کے لئے نئے سرے سے بات چیت شروع کردی۔ یہ بات چیت کئی مرحلوں میں جاری رہی اور ناکامی سے دوچار ہوتی رہی۔ اسرائیل کے نمائندوں نے معاملے کو غیر ضروری لمبا کردیا۔

دریں اثناء عرب ممالک کے رہنماؤں نے ایک قرارداد کا مسودہ تیار کیا ہے جس میں اس پر یہ زور دیا گیا ہے کہ وہ جولان کی پہاڑیوں سے اور جنوبی لبنان سے اپنی فوجوں کا انخلاء عمل میں لے آئے۔ اس قرارداد کی منظوری خلیج تعاون کونسل کے اجلاس میں دی گئی۔

OOO

افغانستان میں بات چیت

افغانستان میں بے مقصد جنگ کا سلسلہ جاری ہے فریقین جب لڑتے لڑتے تھک جاتے ہیں تو بات چیت کا کوئی نہ کوئی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ پھر جب وہ تازہ دم ہو جاتے ہیں اور نیا اسلحہ اور گولہ بارود حاصل کرلیتے ہیں تو ایک دفعہ پھر جنگ کے شعلے بھڑک اٹھتے ہیں۔

ماضی میں صورت حال کم وبیش ایسی ہی رہی ہے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ خدا نہ کرے کہ اب بھی یہی صورت حال ہو۔ بہرحال افغانستان کی معزول ربانی حکومت کے وزیر دفاع کمانڈر احمد شاہ مسعود نے اصولی طور پر طالبان کی اقوام متحدہ سے مجوزہ بات چیت میں حصہ لینے پر آمادگی ظاہر کردی ہے۔ بی بی سی کے مطابق احمد شاہ مسعود نے کندوز میں ٹالبرٹ ہال سے ملاقات کی جس میں انہوں نے یہ آمادگی ظاہر کی ہے۔

اطلاعات کے مطابق پاکستان کے سیکرٹری خارجہ مسٹر نجم الدین شیخ نے طالبان کے لیڈر ملا عمر سے ملاقات کی اور جناب شیخ نے افغان متحارب گروپوں کے درمیان ثالثی کی ایک بار پھر پیشکش کی ہے۔ اس سے پہلے پاکستان کئی بار ثالثی کی پیشکش کرچکا ہے۔

اس بار طالبان نے اس پیشکش کا خیر مقدم کیا ہے۔ ملا عمر نے کہا ہے کہ ہماری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مخالفین کے ساتھ اپنے اختلافات بات چیت کے ذریعے طے کئے جائیں۔

خبر ملی ہے کہ طالبان نے دوسرے گروپوں کے ساتھ پاکستان کی ثالثی کی پیشکش کو سراہا ہے۔

OOO

صدر کلنٹن کی ترجیحات

امریکی انتظامیہ نے امریکی صدر مسٹر بل کلنٹن کی صدارت کے دوسرے چار سالہ دور میں اپنی خارجہ پالیسی کے فوجی مقاصد کا خاکہ پیش کردیا ہے۔ صدر کے ایک نائب مشیر اور قومی سلامتی کے مشیر سائن برگر نے کہا ہے کہ امریکہ کی اس پالیسی کا اصل مقصد یورپ کو جمہوری رنگ میں ڈھالنا اور متحد کرنا ہے۔

واشنگٹن میں ٹی وی کو ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ نیٹو کو توسیع اور روس کے ساتھ اشتراک کو توسیع دی جائے گی۔ بوسنیا اور مغربی ایشیا بھی امریکی ترجیحات میں شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگلے دس سال تک چین کے طرز عمل پر امریکہ کا خاصا اثر ہوگا۔ امریکہ چین کے ساتھ ہر شعبے میں تعاون کو ترجیح دے گا۔

OOO

تجارت کا عالمی ادارہ

تجارت کی عالمی تنظیم کا پہلا وزارتی اجلاس گزشتہ روز سنگاپور میں شروع ہوگیا۔ سنگاپور کے وزیراعظم نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ بات ضروری ہے کہ تجارت کا عالمی ادارہ ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ملکوں کے درمیان خلیج پیدا کرنے سے گریز کرے۔ انہوں نے کہا کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ تجارت کی عالمی تنظیم امیر اور غریب ملکوں کی تقسیم سے بالا ہو تاکہ ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک ایک دوسرے کے خلاف کام نہ کرسکیں۔

احباب کیلئے خوشخبری

O اگر آپ کے دل میں خدمت دین کا جذبہ ہے اور آپ میٹرک پاس ہیں تو آپ اپنی زندگی وقف کرکے بطور معلم وقف جدید خدمت دین کا موقعہ حاصل کرسکتے ہیں۔ معلمین کلاس جنوری 97ء میں جاری ہوگی آپ بھی اپنی درخواست درج ذیل کوائف کے ساتھ مقامی صدر صاحب کی تصدیق سے 31 دسمبر 96ء تک دفتر وقف جدید کو بھجوا سکتے ہیں۔

نام۔ ولدیت۔ سکونت۔ عمر۔ تعلیم۔ سند کی فوٹو کاپی لف کریں۔

ناظم ارشاد وقف جدید

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 19- دسمبر 1996ء

12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 احمدیہ ٹیلی ویژن۔ لائف سٹائل۔ المائدہ۔ مولی کے پراٹھے اور بیسنی روٹی۔
3-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھک کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-12-18 (دوبارہ)۔
4-00 عربی زبان سیکھئے۔ (دوبارہ)۔
4-30 عربی پروگرام۔ قصیدہ/نظم۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
7-00 درثمین حصہ 21 (دوبارہ)۔
7-30 متفرق پروگرام۔
8-00 صبح اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 عربی زبان سیکھئے۔
9-30 عربی پروگرام قصیدہ/نظم۔
10-00 نیچرل کیور ہومیو پیتھی کلاس حضرت امام جماعت الرابع 96-12-18 (دوبارہ)
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
12-00 دوپہر۔ سندھی پروگرام۔ خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 95-2-17
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ المائدہ مولی کے پراٹھے۔ اور بیسنی روٹی۔ (دوبارہ)۔
1-40 لقاء مع العرب۔ (دوبارہ)
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)۔
3-50 بنگلہ پروگرام۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 ڈچ زبان سیکھئے۔
6-00 چینی پروگرام۔ (-) اصول کی فلاسفی۔
7-00 رات۔ نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-12-19
8-00 کوئز پروگرام۔ احمدیت کی تاریخ۔
8-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 16- 94-6-14 حصہ اول۔
9-00 لقاء مع العرب (نیا)۔
10-00 بوسنین پروگرام
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔

جمعہ 20- دسمبر 1996ء

12-00 رات جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام۔ بزم مشاعرہ عبید اللہ علیم کے ساتھ ایک شام جرمنی (1994ء)
3-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-12-19 (دوبارہ)
4-00 ڈچ زبان سیکھئے۔
4-30 متفرق پروگرام۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔
6-00 لقاء مع العرب۔ (دوبارہ)
7-00 کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدیت۔
7-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے۔
8-00 صبح اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 ڈچ زبان سیکھئے۔
9-30 متفرق پروگرام۔
10-00 نیچرل کیور ہومیو پیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ 96-12-19۔ (دوبارہ)۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔
12-00 دوپہر پشتو پروگرام۔ تقریر نیو ورلڈ آرڈر جو جماعت کی طرف سے پیش کیا گیا ہے۔
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام۔ بزم مشاعرہ عبید اللہ علیم کے ساتھ ایک شام جرمنی 1994ء (دوبارہ)۔
2-00 لقاء مع العرب۔ (دوبارہ)
3-00 اردو کلاس۔ (دوبارہ)۔
3-50 بنگلہ پروگرام۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 درود شریف اور نظم۔
6-00 خطبہ۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن۔ 96-12-20۔
7-15 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ۔
8-15 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ کوئز لجنہ۔ کھاریاں شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ۔ ربوہ۔
9-00 لقاء مع العرب (نیا)۔
10-00 سواحیلی پروگرام۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا)

سیکرٹریان وقف نو توجہ فرمائیں!

O بچے کی پیدائش سے قبل تو تمام والدین سے نیا کوائف فارم (وقف نو میں شامل کرنے کے لئے) پر کروایا جاسکتا ہے لیکن بچے کی پیدائش کے بعد صرف لڑکے کا کوائف فارم پر کروایا جائے۔

(وکالت وقف نو)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری نثار احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ دارالصدر غربی ربوہ کی والدہ محترمہ رسول بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد علی صاحب باجوہ چک نمبر37 جنوبی ضلع سرگودھا کا مورخہ 96-12-5 کو ساحل ہسپتال میں برین کا اپریشن ہوا ہے جو بفضل خدا کامیاب رہا ہے۔ ابھی کمزوری ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کے بعد ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم محمد زاہد صاحب مربی سلسلہ جڑانوالہ کو اپنے فضل سے یکم دسمبر1996ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام حضرت صاحب نے نادیہ زاہد عطا فرمایا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم نور محمد صاحب دارالعلوم جنوبی کی پوتی اور مکرم مظفر حسین عباسی صاحب کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے نومولودہ کے نیک اور صالحہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم منیر احمد صاحب ابن مکرم حکیم رشید احمد صاحب آف رتن باغ لاہور بعمر 35 سال وفات پاگئے ہیں موصوف مکرم بابا نور احمد صاحب درویش قادیان کے بڑے پوتے تھے۔ بیوہ کے علاوہ 3 لڑکے اور دو لڑکیاں پسماندگان میں ہیں۔ سارے بچے چھوٹے ہیں۔

احباب سے ان کی بلندی درجات اور صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ نواب بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا 96-11-10 کو وفات پاگئیں۔ ان کا جنازہ بیت الاحمدیہ نیو سول لائنز میں 96-11-11 کو بعد ظہر محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا نے پڑھایا۔ بعد ازاں اسی روز بعد عصر بیت المبارک ربوہ میں ان کا جنازہ محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے پڑھایا۔ بوجہ موصیہ ہونے کے عصر کے بعد ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ربوہ میں ہوئی۔ تدفین کے بعد محترم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب وکیل المال تحریک جدید نے ہی دعا کروائی۔ احباب سے موصوفہ کے لئے بلندی درجات کے لئے درخواست ہے۔

ضروری اعلان

○ مکرم طاہر احمد صاحب گجراتی نمائندہ الفضل ضلع گجرات و ضلع منڈی بہاؤالدین میں الفضل اخبار کے چندہ جات کی وصولی اور توسیع اشاعت کے لئے دورے پر آرہے ہیں تمام احباب سے مکمل تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر الفضل)

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

○ 1- براہ کرم چندہ وقف جدید (دفتر اطفال) کی بھرپور وصولی کا اہتمام فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ ننھے مجاہدین بنائیں۔

2- دسمبر میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب "حضرت سعد بن ابی وقاص" مقرر ہے۔ تمام اطفال سے اس کا مطالعہ کروانے کی درخواست ہے۔

3- 20- دسمبر96ء کو بھرپور رنگ میں مثالی وقار عمل منائیں۔

4- 3 تا 9 جنوری ہفتہ مال' اشاعت اور وقف نو منائیں۔

5- جن اضلاع میں ابھی تک مربیان اطفال کا تقرر نہیں ہوا۔ وہاں جلد مقرر فرمائیں۔

(مہتمم اطفال)

اعلان داخلہ

○ قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد نے مندرجہ ذیل مضامین میں ماسٹرز پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

1- انتھراپولوجی 2- بائیولوجی (Biology) 3- بزنس ایڈمنسٹریشن 4- کیمسٹری 5- کمپیوٹر سائنس 6- ارتھ (earth) سائنسز 7- اکنامکس 8- الیکٹرونکس 9- تاریخ 10- بین الاقوامی تعلقات 11- میتھ 12- پاکستان سٹڈیز 13- فزکس 14- پبلک ایڈمنسٹریشن 15- سٹیٹس

داخلہ میرٹ کی بنیاد پر ہوگا۔ اس کے علاوہ چند سیٹیں سیلف فنانس کی بنیاد پر بھی دی جارہی ہیں۔ داخلہ فارم و پراسپکٹس یونیورسٹی سے -/200 روپے کے عوض نقد یا -/220 روپے کا کراس پوسٹل آرڈر بنام ٹریژرر قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے نام ارسال کرکے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

ہر زائد فارم لینے کی صورت میں -/100 روپے مزید ادا کرنے پڑیں گے۔

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 7- جنوری 1997ء مقرر ہے۔

○ یونیورسٹی انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی نے 1997ء کے سیشن کے لئے مندرجہ ذیل مضامین میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

1- سول انجینئرنگ 2- الیکٹریکل انجینئرنگ 3- میکینیکل انجینئرنگ

تعلیمی قابلیت۔ ایف ایس سی پری انجینئرنگ کم از کم 45 فیصد نمبروں کے ساتھ (اس کے علاوہ متعلقہ ٹیکنالوجی میں ڈپلومہ ہولڈرز بھی چند نشستوں پر داخلہ کے لئے درخواست دے سکتے ہیں)

داخلہ فارم- دوصد روپے کے عوض نقد یا دوصد پچاس روپے کا پوسٹل آرڈر/بینک ڈرافٹ/منی آرڈر بنام ٹریژرر یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی بھجوا کر حاصل کرسکتے ہیں۔ داخلہ کا آغاز 27- دسمبر96ء کو ہوگا۔

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 96-12-29 مقرر ہے۔

(نظارت تعلیم)

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم سراج الحق قریشی صاحب بابت ترکہ مکرم قریشی فضل حق صاحب)

مکرم سراج الحق صاحب قریشی ساکن مکان نمبر 6/15 گولبازار ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم قریشی فضل حق صاحب بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ لہٰذا ان کے مندرجہ ذیل قطعات نصف نصف میرے اور میرے بھائی مکرم ضیاء الحق قریشی صاحب کے نام منتقل کردیئے جائیں۔ دیگر ورثاء کو اس سے اتفاق ہے۔ جملہ ورثاء اور جائیداد کی تفصیل یہ ہے۔

قطعات کی تفصیل۔ (الف) قطعہ نمبر6/15 گولبازار ربوہ رقبہ 10 مرلے (ب) قطعہ نمبر 23/6-A دارالرحمت رقبہ 17 مرلے 194 مربع فٹ

ورثاء کی تفصیل۔

1- محترمہ امتہ الکریم صاحبہ (بیوہ) وفات 96-11-19

2- مکرم ضیاء الحق قریشی صاحب (بیٹا)

3- مکرم سراج الحق قریشی صاحب (بیٹا)

4- محترمہ معراج نسیم صاحبہ (بیٹی)

5- محترمہ امتہ الرفیق صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء- ربوہ)

احمدی ماؤں کی ذمہ داری

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے احمدی ماؤں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

اگر تمام احمدی بچے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے اس طرف متوجہ ہوں آپ ان کی ذہنی تربیت اس رنگ میں کریں کہ وہ ... خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف جدید کے لئے خود جماعت کو پیش کریں۔ اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقف جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں۔ جب تک خود آپ کے ذہن میں وقف جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو۔

(ناظم مال وقف جدید)

بقیہ صفحہ 1

ساتھ شرک بھی ہے۔ سورہ یوسف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

(-) اور ان میں سے اکثر لوگ اللہ پر ایمان نہیں لاتے مگر۔ یہ "نہیں" جو ہے وہ اگلے حصے کے ساتھ لگتا ہے۔ یعنی ایمان بھی لاتے ہیں اکثر لوگ اللہ پر ایمان بھی لاتے ہیں (-) مگر اس حالت میں بھی ان کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کا شرک بھی کر رہے ہیں۔ ایمان کا دعویٰ بھی ہے اور مشرکانہ عمل بھی ہے۔ دونوں پہلو بہ پہلو ان کی زندگی میں ہمیں نظر آتے ہیں۔ (-) کہ یہ لوگ اس بات سے محفوظ اور بے خوف ہوگئے ہیں کہ ان پر اللہ کے عذابوں میں سے کوئی سخت عذاب آجائے یا اچانک ان پر وہ گھڑی آجائے۔ جس کی پہلے سے خبر دی جاچکی ہے (-) اور ان کو پتہ بھی نہ لگے اس قدر اچانک خدا تعالیٰ کی گرفت انہیں پکڑے۔

(از خطبہ 5- اکتوبر1979ء)

بقیہ صفحہ 5

بچوں کو ان کی وجہ سے عادت پڑ جاتی ہے۔ دوسرا یہ کہ چونکہ والدین ان عادات میں مبتلا ہونے کی وجہ سے پیسے کو اس پر خرچ کرتے ہیں اس لئے بچے کی بنیادی ضروریات پوری نہیں ہوسکتیں۔ اور بچے گھر سے نفرت کرنے لگ پڑتے ہیں۔ اور گھر کی بجائے دوسرے آوارہ بچوں کے ساتھ رہنا پسند کرتے ہیں۔ اور پھر مختلف قسم کی خطرناک عادات مثلاً چوری' ڈاکہ شراب سگریٹ وغیرہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مصنف اپنے کلینک میں ایسے نوجوانوں کی اصلاح کے لئے خدا کی محبت' دعا اور عبادت کی طرف رغبت دلاتا ہے۔ نشہ آور ادویات استعمال کرنے والے لوگوں کے بارے میں کہتا ہے کہ کئی لوگ بہت ہی پیار کرنے والے ماں باپ اور خاوند تھے۔ مگر شراب نوشی کی وجہ سے تباہ ہوگئے۔ پھر لکھتا ہے کہ ان ادویات اور منشیات کا جو اثر جسم پر ہوتا ہے اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ نشہ آور دوائیں استعمال کرنے والے نوجوانوں کی ذمہ داری مصنف کے خیال میں بعض اساتذہ پر بھی پڑتی ہے کیونکہ وہ گھر کی محبت سے محروم بچوں کو یہ محبت دینے کی کوشش نہیں کرتے۔

اس کتاب کے آخر میں مصنف نے بڑے ہمدردانہ اور دردمندانہ انداز میں ان لوگوں کو نصیحت کی ہے جو ان عادات میں مبتلا ہیں کہ ان منشیات کا استعمال چھوڑ دیں۔

(یہ خلاصہ کسی اور دوست نے سنایا) ماہنامہ تحریک جدید کے جولائی 1983ء کے شمارے میں شائع ہوا۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 15 - دسمبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 21 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ نے حکومت کی برطرفی کے خلاف بے نظیر بھٹو کی درخواست کی سماعت ایک بار پھر موخر کر دی ہے۔ فاضل چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے اپنے ریمارکس دیتے ہوئے کہا کہ ہم آٹھویں ترمیم کا تنازعہ پہلے نبٹانا چاہتے ہیں۔ بے نظیر بھٹو کیس کی طرح دوسرے مقدمات بھی یکساں اہمیت کے حامل ہیں۔ عدالت آئندہ عام انتخابات کی وجہ سے مسز بھٹو کیس کے معاملے میں وقت کی کمی سے پوری طرح آگاہ ہے۔ سابق وزیر اعظم کے مقدمے کو بھی جلد نبٹائیں گے عدلیہ پر اہم معاملے میں انتہائی ذمہ داری اور معقولیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے قانون کے مطابق فیصلہ دے گی۔

○ بے نظیر بھٹو کے وکیل مسٹر اعتزاز احسن نے کہا کہ ان کو بے نظیر کی درخواست کی سماعت ملتوی کرنے کا فیصلہ تسلیم ہے مگر تاخیر ہوئی تو ریلیف دینے سے انکار نہ کیا جائے۔ فاضل چیف جسٹس نے کہا کہ ہم اس بارے میں کوئی یقین دہانی نہیں کرا سکتے البتہ سیف اللہ کیس ذہن میں رکھیں گے۔

○ آٹھویں ترمیم کے بارے میں درخواست گزار کے وکیل سابق اٹارنی جنرل قاضی جمیل نے کہا کہ آٹھویں ترمیم کے باعث پارلیمنٹ خودمختار نہیں رہی۔ اس کے ذریعے ایک شخص کو مکمل اختیار دے دیا گیا ہے کہ وہ جب چاہے عوام کی منتخب اسمبلی توڑ دے اور اپنا عہدہ بھی بچا لے۔ صدر بالواسطہ منتخب ہوتا ہے۔ مجیب پیرزادہ نے کہا کہ 1985ء کی اسمبلی نے اپنے دائرہ اختیار سے باہر نکل کر آٹھویں ترمیم منظور کی اس کے باعث قوم مشکلات کا شکار ہے۔ حبیب وہاب الخیری نے کہا کہ آئینی ڈھانچے سے متصادم تمام ترامیم کا جائزہ لے کر انہیں ختم کرنا ہوگا۔ ڈاکٹر عبدالباسط نے کہا کہ مارشل لاء دور میں ہونے والی آئینی ترامیم کی کوئی حیثیت نہیں۔

○ صدر مملکت نے سپریم کورٹ کے ان ججوں کی فہرست فاضل سپریم کورٹ کو پیش کر دی ہے جن کے ٹیلی فون سابق دور حکومت میں انٹیلی جنس بیورو کے ذریعے ٹیپ کئے جاتے تھے۔ صدر کی طرف سے سپریم کورٹ کو بتایا گیا ہے کہ انٹیلی جنس بیورو براہ راست وزیر اعظم کے کنٹرول میں کام کرتا ہے۔ ججوں کے علاوہ ملک معراج خالد' سینٹ کے چیئرمین' حتیٰ کہ مسٹر حامد ناصر چٹھہ کے فون بھی ٹیپ کئے جاتے تھے۔

○ اسلام آباد اور مری کے ریسٹ ہاؤسز کے علاوہ ججوں کے ذاتی ٹیلی فون بھی ٹیپ کئے جاتے تھے۔ تمام بڑے سیاسی رہنماؤں کی نگرانی کی جاتی تھی۔ صدر مملکت نے یہ تفاصیل اس جواب دعویٰ میں بیان کی ہیں جو بے نظیر حکومت کو ختم کرنے کے اقدام کو چیلنج کرنے والی درخواست کے جواب میں دائر کیا گیا ہے۔

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ ذوالفقار علی بھٹو سے ناانصافی ہوئی۔ تاہم آج کی عدالتوں کا رول اچھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 1973ء کا آئین اصلی شکل میں بحال ہونا چاہئے۔ بھٹو دور اور بعد کی تمام ترامیم غلط ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر اور نواز شریف کے بیانات ملک کے لئے خطرہ نہیں ہیں۔ عدالت نے کہا تو مردم شماری کروائیں گے۔ عمران خان کے بارے میں انہوں نے کہا میرے نکتہ نظر سے یہ بچہ محب وطن ' مخلص اور دیانت دار ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں بے نظیر سے ملنا چاہتا ہوں مگر وہ ملاقات کی اجازت نہیں دیتیں۔ طارق رحیم نے ملاقات کی ہے مگر طارق رحیم تو طارق رحیم ہیں۔ انہوں نے کہا مائع گیس کے معاملے جرم ثابت ہوا تو وفاقی وزراء صادق نواز اور منصور لغاری کے خلاف کارروائی ہوگی۔

○ سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ احتساب کرنا نگران حکومت کی ذمہ داری نہیں ہے۔ نگران کسی صورت آئین سے انحراف نہ کریں۔ ان کی اولین ذمہ داری یہی ہے کہ وہ ملک کو آئینی بحران سے بچانے کے لئے انتخابات کے راستے میں رکاوٹ نہ پیدا ہونے دیں۔ انتخابات مقررہ وقت پر نہ ہوئے تو سیاسی اور آئینی بحران پیدا ہو سکتا ہے۔

○ نگران حکومت نے صوبہ سرحد میں قبائلی عوام کو ووٹ کا حق دے دیا ہے۔ لیکن قبائلی علاقوں میں سیاسی سرگرمیوں پر بدستور پابندی رہے گی۔

○ پاکستان پیپلزپارٹی کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات سینیٹر اقبال حیدر نے تین فروری کے انتخابات کے بارے میں چیف الیکشن کمشنر کو اپنی تشویش سے آگاہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ ٹیلی ویژن پر پیپلزپارٹی کی کردار کشی کی مہم کو روکیں۔

○ ایم کیو ایم کے مسٹر اشتیاق اظہر نے کہا ہے کہ ان کی پارٹی عام انتخابات میں بھرپور انداز سے حصہ لے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم نگران وزیر اعظم کو ایم کیو ایم کے مرکز میں خوش آمدید کہیں گے۔

○ صدر فاروق لغاری نے زی نیوز کے ساتھ ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ آصف زرداری بے نظیر سے زیادہ طاقتور تھے۔ وہ ڈی فیکٹو وزیر اعظم (پردے کے پیچھے اصل وزیر اعظم) تھے۔ وہ ہر اقتصادی معاہدے اور حکومت کی غلط کاریوں میں ملوث رہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ زرداری نے بے نظیر ہاؤس میں دوکان کھول رکھی تھی۔ اس دوکان پر بزنس مین آتے اقتصادی امور کے وزیر اور سیکرٹری حاضری دیتے' فیصلے اور احکام بھی وہیں سے جاری ہوتے' بے نظیر اپنی کابینہ اور اقتصادی رابطہ کمیٹی کو سٹیمپنگ مشین کی طرح استعمال کرتیں۔ انہوں نے کہا کہ نادہندگان کی فہرست دس روز کے اندر آ جائے گی۔ اس وقت امیدوار کاغذات نامزدگی داخل کر رہے ہوں گے۔ چھ ہزار افراد پانچ لاکھ یا اس سے زیادہ کے نادہند ہیں۔ وہ الیکشن نہیں لڑ سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سیاستدانوں سے ملاقاتوں میں کوئی سودے بازی نہیں کی جا رہی۔

○ کوئٹہ میں مسلم لیگ کے ٹکٹوں کی تقسیم کے موقع پر کارکنوں اور پولیس میں ہنگامہ ہو گیا۔ پولیس نے آنسو گیس پھینکی اور لاٹھی چارج کیا۔

○ بے نظیر بھٹو کی سیکرٹری ناہید خان کی درخواست ضمانت پر سماعت مکمل ہونے کے بعد فیصلہ محفوظ کر لیا گیا۔

○ مسلم لیگ (ن) کے صدر مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ انتخابات ہوتے نظر نہیں آرہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اللہ کے سوا کوئی آؤٹ نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر سپریم کورٹ کو لاہور کا بیٹا اور لاڑکانہ کی بیٹی کہہ کر بلیک میل کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے 1993ء میں ان کو تعاون کی پیشکش کی تھی اب بتائیں وہ کہاں کھڑی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قاضی حسین احمد اور عمران خان کے بارے میں بول کر اپنی زبان گندی نہیں کرنا چاہتا انہوں نے اخبار نویسوں سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ ہم اکبر بگٹی کا ساتھ دیں گے۔

○ کراچی میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت اور بعض دیگر دینی جماعتوں کی اپیل پر سندھ کابینہ میں ایک احمدی وزیر کی شمولیت کے خلاف جزوی ہڑتال رہی۔ اس مسئلہ کے علاوہ کراچی ٹرانسپورٹ اتحاد نے ڈیزل اور پٹرول کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کے خلاف ہڑتال کی۔ پولیس نے سنی تحریک کے آٹھ کارکنوں کو جھڑپوں کے بعد گرفتار کر لیا۔ کسی گڑبڑ سے بچنے کے لئے رینجرز اور پولیس بڑی تعداد میں شہر کے مختلف حصوں میں گشت کرتی رہی۔ اورنگی ٹاؤن اور کئی دیگر علاقوں میں پتھراؤ کے واقعات ہوئے۔ سکولوں میں حاضری کم رہی۔ ٹرانسپورٹ معطل رہی۔

○ بے نظیر بھٹو اسلام آباد پہنچیں تو ان کے استقبال کے لئے کوئی نہ تھا۔ ملازموں نے سامان گاڑی تک پہنچایا۔ انہوں نے صحافیوں سے کوئی بات نہیں کی۔ بے نظیر اور بچوں نے دوپہر کا کھانا میریٹ ہوٹل میں کھایا۔

○ بلوچستان کے نگران وزیر اعلیٰ میر ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ 30 سیاستدانوں اور بیوروکریٹس کے خلاف ریفرنس جلد احتساب کمشنر کو بھجوا دیں گے ان میں بعض سابق وزراء بھی شامل ہیں۔

○ فیصل آباد میں لاکھوں روپے کے تین ڈاکے ڈالے گئے۔ ڈاکوؤں سے مقابلے میں دو تاجر زخمی ہو گئے۔ ایک ڈاکو گرفتار ہو گیا۔

○ واپڈا نے بجلی ہر ماہ چھ فیصد مہنگی کرنے کی اجازت مانگ لی

○ غانا کے کوفی عنان اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل منتخب ہو گئے ہیں۔ جنرل اسمبلی ان کا باضابطہ انتخاب منگل کو کرے گی۔ عنان نے آتے ہی امریکہ سے ایک ارب ڈالر کا مطالبہ کر دیا۔ مسٹر بطروس غالی نے ان کے تقرر پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ مجھے خوشی یہ ہے کہ یہ عالمی عہدہ مزید پانچ برس افریقہ کے پاس رہے گا۔ مسٹر عنان سیاسی آدمی نہیں ہیں تاہم انہیں انتظامی تجربہ حاصل ہے۔

○ گزشتہ دنوں کتاب لائف آفٹر لائف (زندگی کے بعد زندگی) کا تعارف الفضل میں چھپا تھا۔ بعض دوستوں نے پوچھا ہے کہ یہ کتاب کہاں سے مل سکتی ہے۔ مصنفہ کے قریبی ذرائع نے بتایا ہے کہ شکور بھائی چشمے والے گولبازار اور لجنہ اماء اللہ سے مل سکتی ہے۔ (ادارہ)

FARHAT ALI
JEWELLERS
& ZARI HOUSE
YADGAR ROAD RABWAH
PRO: GHULAM SARWAR TAHIR
AND SONS OF SHEIKHUPURA

دوا اور دعا ساتھ ساتھ
دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
تندرستی، طاقت اور توانائی کے لئے
ہمدردانہ مشورہ کامیاب علاج
طب یونانی کے مایہ ناز ادویہ!
• زدجام عشق خاص • زدجام عشق
• سونے چاندی کی گولیاں • لبوب شاہی
• شباب آور موتی • تاثیر خیری
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
فون نمبر 212434 - 211434 (04524)

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
• مکانات • پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا
بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
5 - اے کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون: 212508